ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری

مولٰنا عبدالحمید سواتی اور خاندانِ امام ولی اللہ دہلوی

علوم وافاداتِ ولی اللٰہی کی تدوین واشاعت کے مساعی پر ایک سرسری نظر

پاکستان میں مولانا عبدالحمید سواتی نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خانوادہ علمی کے علوم وافکار اور افادات ورسائل وکتب کی تدوین واشاعت میں خاص حصہ لیا ہے حضرت سواتی مدظلہ کا تعلق حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین مدنی اور امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی کے ذریعہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن، حضرت قاسم العلوم وحجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا مملوک العلی، شاہ محمد اسحٰق وشاہ محمد یعقوب دہلوی کے ذریعے حضرت عبدالعزیز واخوانہ اور ان کے والدگرامی حکیم الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے قائم ہے۔ مولانا سواتی مدظلہٗ علوم ومعارف ولی اللٰہی کے شیدائی اور دیوبند کی انقلابی جماعت کے ارکان رفیع الشان کے محب ومخلص ہیں اور اپنی تنہا ذات سے اس جماعت کے علوم وافکار کی تالیف وتدوین واشاعت میں جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ ایک شخص کی بساط سے بہت زیادہ ہے۔ حضرت موصوف کی اس خدمت کا بھی اعتراف کیا جانا چاہیئے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے علوم وافکار کی اہمیت وافادیت کے بارے میں مولانا سواتی صاحب لکھتے ہیں:

"برصغیر پاک و ہند میں امام ولی اللہؒ کی ہستی ایک ایسی مبارک ہستی تھی جس کے فیوض و برکات تا قیامت جاری رہیں گے علم دین کی جو خدمت اللہ تعالیٰ نے آپ سے اور آپ کے سعادت مند فرزندوں اور اہل خاندان واتباع سے لی ہے اور جس کی شاندار روایات قائم کی ہیں اس کی مثال اس آخری دور میں کسی دوسرے خطۂ ارض میں ملنی مشکل ہوگی امام ولی اللہ نے قرآن کی تفسیر حدیث کی شرح اور فقہ اور اصول فقہ، سلوک و تصوف، حقائق و معارف، تاریخ و فلسفہ، حکمت دین اور فلسفہ اسلام تقریبًا ہر دینی موضوع پر بہت سی کتب و رسائل تصنیف فرمائے ہیں جو حکماء اسلام کے لیے اور اصحاب فہم و دانش کے لیے ایسی ملی بصیرت اور فکری گہرائی پیدا کرتی ہیں جس کی وجہ سے ایک انسان صحیح معنی میں متمدن و مہذب اور ترقی یافتہ کہلانے کا اہل بن سکتا ہے دورِ جدید میں انسان خواہ ٹیکنالوجی اور سائنس کے ذریعہ کتنا ہی بامِ عروج پر چلا جائے لیکن وہ انسانی قدروں اور اجتماعیت بشری کے نقطہ نگاہ سے پسماندہ ہی شمار کیا جائے گا جب تک کہ ولی اللہی حکمت کی روشنی میں بلندی کی طرف گامزن نہ ہو۔

اس جلیل القدر امام نے عقل و دانش کی تربیت اور فکر کی اصلاح اور منفکرین کی عملی علمی اخلاقی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے بڑا قیمتی سرمایہ فراہم کیا ہے اور پھر تمام طبقات کی اصلاح بھی مدنظر ہے حتیٰ کہ بچوں کی تربیت کے لیے بھی توجہ مبذول فرمائی ہے"۔

مولانا سواتی صاحب نے حکیم الہند حضرت شاہ ولی اللہؒ اور ان کے خانوادۂ علمی کے علوم و افکار کی تالیف و تدوین و اشاعت کے سلسلے میں جو کام انجام دیئے ہیں ان کا سرسری تعارف کرایا جاتا ہے:

الف: حکیم الامت امام ولی اللہ دہلوی (۱۱۱۴ھ - ۱۱۷۶ھ)

۱۔ ولی اللہی صرف المعروف بہ صرف میر منظوم

علم الصرف میں حضرت شاہ ولی اللہ کا مختصر منظوم رسالہ ہے یہ رسالہ فارسی میں ۱۷۸

اشعار پر مشتمل ہے۔ عربی زبان کے ابتدائی طلبہ کے لیے بہت مفید اور صرف کے تمام بنیادی اور قواعد و مسائل کو محیط ہے مولانا عبدالحمید سواتی نے مختصر تعارف اور صحت کے اہتمام کے ساتھ چھپوایا ہے۔

۲۔ الطاف القدس فی معرفۃ لطائف النفس

تصوف و سلوک کی اصطلاحات کے تعارف اور اسرار علم الحقائق کی تشریح میں امام ولی اللہ دہلوی کی بہت مشہور تالیف ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان ہے مولانا سواتی نے اس کا نہایت عمدہ اردو ترجمہ کر کے اصل فارسی متن کے ساتھ اسے چھپوایا ہے علوم ولی اللّٰہی کا ذوق رکھنے والے علما نے اسے بہت پسند کیا اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۱۹۹۳ء میں اسے صحت کے اہتمام کے ساتھ دوبارہ شائع کیا ہے۔

مولانا سواتی صاحب کے قلم سے اس پر ایک جامع مقدمہ بھی ہے جس میں کتاب کے مباحث کا تعارف کرایا ہے اور اس کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔

۳۔ رسالہ دانشمندی

شاہ ولی اللہ کا یہ مختصر رسالہ (مشتمل بر ۵ صفحات) فارسی زبان میں ہے اس میں فن دانشمندی کی تعریف کی گئی ہے اور کسی کتاب سے استفادے اور اس کے مطالعے کے طریق سے بحث کی گئی ہے یہ کتاب مدرسین علوم و فنون اور طلبہ دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ یہ رسالہ الگ مستقل حیثیت میں بھی شائع ہو چکا ہے مولانا سواتی صاحب نے اسے شاہ رفیع الدین کی تالیف تکمیل الاذہان کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔

ب: سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۱۵۹ھ-۱۲۳۹ھ)

۱۔ میزان البلاغہ

علم بلاغت میں شاہ عبدالعزیز کی عربی میں مختصر اور نہایت جامع اور مفید تالیف ہے یہ کتاب پہلے بھی شائع ہو چکی تھی اور مفتی عبدالرحمٰن عثمانی دیوبندی نے اس پر عربی میں حواشی بھی تحریر فرمائے تھے۔ اب ایک مدت سے یہ رسالہ نایاب تھا اس میں علم بلاغت کے اصولی قواعد بہت احسن طریقے پر بیان کیے گئے ہیں جو مبتدیوں کے لیے

مفید اور گراں بہا تحفہ ہے۔

رسالے پر حضرت شاہ عبدالعزیز کے مختصر سوانح ، ان کی تصنیفات و تالیفات اور ان کے اوصاف و کمالات کے تعارف میں مولانا سواتی صاحب مدظلہٗ کی ایک تحریر بھی ہے۔

ج شاہ رفیع الدین دہلوی ۔ ۱۱۶۳ھ ۔ ۱۲۳۳ھ)

شاہ رفیع الدین اپنے نامور بھائیوں میں ایک خاص شان کے بزرگ اور متعدد فنون کے ماہر، جامع العلوم محقق اور مصنف تھے انھوں نے تالیفات کا ایک گراں قدر ذخیرہ اپنی یادگار چھوڑا تھا ۔ بعض تالیفات شائع ہو گئیں تھیں اور متعدد رسائل و کتب پاکستان اور ہندوستان کے کتب خانوں میں مخطوطات کی شکل میں موجود ہیں مولانا عبدالحمید سواتی مدظلہٗ نے ان کی متعدد تالیفات کو ترتیب و تصحیح کے بعد شائع کر دیا ہے ۔ ان میں سے چند یہ ہیں :

۱۔ اسرار المحبۃ

محبت کے اسرار و نکات اور اس کے مختلف پہلوؤں کی تشریح و تعارف میں شاہ رفیع الدین کا عجیب و نافع رسالہ ہے ۔ اس کی تالیفی و تصنیفی نوعیت و مباحث کے تعارف میں مولانا سواتی صاحب تحریر فرماتے ہیں :

"اس میں ... وہ خط و کتابت درج کی ہے جو خواجہ مودودی لکھنوی نے حضرت شاہ رفیع الدین کے ساتھ کی تھی ۔ جس میں محبت کے مختلف نکات کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے ..... اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ محبت کے حقوق کیا ہے اور طرفین کے لیے محبت کن شرائط کے ساتھ مفید ہو سکتی ہے"

ساتھ ہی محبت کے اقسام ، اس کے اطلاقات ، امثال و تاثیرات کے بیان نے اس رسالے کو نہایت مفید اور معنی خیز بنا دیا ہے ۔ یہ اپنے موضوع پر عربی زبان میں بہت جامع اور نادر تالیف ہے جسے مولانا سواتی نے حواشی سے مزین کر کے تصحیح کے اہتمام کے ساتھ شائع کر دیا ہے اور شروع کتاب میں اس کتاب کے مشتملات اور ان کی اہمیت پر بہ تفصیل روشنی ڈالی ہے ۔ کتاب کے آخر میں موضوع کتاب کی مناسبت سے چند قصائد بھی شامل کر دیئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے :

۱ قصیدہ: الشیخ الرئیس ابی علی بن سینا فی السوال عن الحکمۃ فی ہبوط النفس الی الابدان

۲۔ قصیدہ عینیہ: للشاہ رفیع الدینؒ المحدث الدہلوی۔

۳۔ قصیدہ فی معرفۃ النفس لاحمد شوقی امیر الشعراء فی القرآن الرابع عشر

۴ تخمیس: للشاہ رفیع الدینؒ علیٰ قصیدۃ والدہ (فی حقیقۃ النفس)

۵۔ قصیدہ: للشاہ رفیع الدین فی بیان معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ تکمیل الاذہان

حضرت شاہ رفیع الدین کا یہ رسالہ علم و دانش مندی کے سلسلے کی تصنیف ہے جو چار ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول میں علم منطق پر بحث کی گئی ہے اور بہ تفصیل اس کے صغریٰ وکبریٰ کا بیان ہے باب دوم فن تحصیل کے اصول ومبادی اور مقاصد وموضوع کے تعارف میں ہے۔ اور یہ باب خاص طور پر حضرت شاہ ولی اللہ کے رسالہ علم و دانش مندی کی تشریح و توسیع میں ہے۔ باب سوم میں وہ امور عامہ زیر بحث آئے ہیں جنکا تعلق عقلیات کے مباحث مفہوم موجود، ماہیت وغیرہ سے اور کتابت کے چوتھے اور آخری باب میں تطبیق الآراء سے بحث کی ہے اس باب کی چھ فصلوں میں نہایت مفید مطالب زیر بحث آئے ہیں کتاب کے ہر باب کے شروع میں اس کے مباحث کا تعارف مولانا سواتی مدظلہ نے کر دیا ہے۔

۳۔ رسالہ مقدمۃ العلم:

تکمیل الاذہان کے موضوع کی مناسبت سے حضرت شاہ رفیع الدینؒ کا ایک اور رسالہ مقدمۃ العلم بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا گیا۔ اس رسالے کے تعارف میں مولانا سواتی صاحب نے لکھا ہے:

"رسالۃ غراء مفیدۃ لارباب الفضل فی العلوم والفنون و معینۃ للطلاب العلوم العقلیۃ مثل فنون الالہیۃ۔"

شاہ صاحب کے یہ دونوں رسالے عربی زبان میں ہیں، تکمیل الاذہان کے شروع میں

مولانا سواتی صاحب نے کتاب کا اردو اور عربی میں تعارف کرایا ہے اور اس کے ابواب و مباحث کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے نیز کتاب کے ساتھ مولوی محمد فیاض خان ابن مولانا سواتی مدظلہ کے قلم سے شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے مختصر سوانح اور ان کی کتب کے تعارف میں ایک مضمون شامل ہے اس کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب نے کتنے علوم، کن موضوعات پر کتنی اہم اور مفید کتب کا ذخیرہ چھوڑا ہے۔

تکمیل الاذہان کے آخر میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کا "رسالہ دانشمندی" بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اس رسالے کا تعارف اس مضمون کے شروع میں حضرت شاہ ولی اللہ کی تصنیفات کے ضمن میں آچکا ہے

شاہ ولی اللہ کا یہ رسالہ دانشمندی اور شاہ رفیع الدین کے مذکورۃ الصدر دونوں رسالے چونکہ ایک ہی سلسلۂ علوم کی کڑیاں تھیں اس لیے مولانا سواتی مدظلہ نے انھیں ایک ہی جلد میں شامل و شائع کر دینا مناسب سمجھا۔

۴۔ **مجموعہ رسائل** (حصہ اوّل)

یہ مجموعہ حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے دس رسائل پر مشتمل ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۴/۱ رسالہ اذان نماز: اس رسالہ میں شاہ صاحب نے اذان کے کلمات کی تشریح اور کلمات کی تکرار کی حکمت بیان فرمائی ہے فارسی زبان میں مختصر رسالہ ہے۔

۴/۲ فوائد نماز: نماز کی حقیقت اور فوائد میں فارسی کا مختصر رسالہ ہے۔

۴/۳ رسالہ حملۃ العرش: یہ رسالہ سورۃ الحاقہ کی آیت ۱۷ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ ..... الخ کی تفسیر میں ہے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں نقل نقل کیا ہے اور اس کی تعریف فرمائی ہے۔ مولانا سواتی صاحب نے اس پر نہایت مفید علمی حواشی لکھ کر علوم و معارف ولی اللّٰہی کا ایک نادر رسالہ بنا دیا ہے۔

۴/۴ شرح رباعیات فارسی رباعیات کی شرح میں یہ نہایت دقیق مسائل پر مشتمل ایک مختصر فارسی رسالہ ہے جس میں حقیقت انسانیہ، تعلق باللہ اور قرب الی اللہ پر نہایت

غامض نظر ڈالی گئی ہے

۵/ہ رسالہ بیعت : بیعت کے اقسام اور اس کی ضرورت و فوائد کے بیان میں ایک مختصر فارسی رسالہ۔

۶/ہ رسالہ شرح چہل کاف : ایک دعاء جس میں چالیس کاف آتے ہیں اور شاہ عبدالقادر جیلانی سے منسوب کیا جاتا ہے شاہ رفیع الدین نے اس کی شرح تحریر فرمائی ہے نیز اس کے فوائد اور پڑھنے کا طریقہ بتایا ہے یہ رسالہ عربی زبان میں ہے۔

۷/ہ رسالہ شرح برہان العاشقین یا حلِّ معمّا، برہان العاشقین خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کا ایک رسالہ ہے جس میں چیستان کے انداز اور رمز و اشارہ کی زبان میں انسانی ترقی کے امکانی مدارج کو ادنیٰ درجے سے اعلیٰ مراتب تک بیان فرمایا ہے۔ شاہ رفیع الدین نے نہایت جامع و مختصر انداز میں بہ زبان فارسی اس کی شرح بیان فرمائی ہے۔ مولانا سواتی صاحب کے بہ قول "اہلِ علم کے لیے عجیب چیز ہے"۔

۸/ہ رسالہ نذر بزرگان : بزرگوں کے مزارات پر پیش کیے جانے والے نذرانوں کے حکم میں ہے اس کی ایک شکل تو یہ ہے :

اگر تحقیق محض برائے اولیاء است حرام است کہ وارد شدہ است کہ وارده لا نذر لغیر اللہ" اگر اولیاء اللہ کے نام کی ہو تو محض حرام ہے لیکن دیگر صورتوں میں ان کے جواز کا حکم بھی نکلتا ہے"۔

۹/ہ رسالہ جوابات سوالات اثناء عشر : فقہ و علم کلام سے متعلق بارہ سوالات کے جوابات میں یہ فارسی رسالہ ہے اس میں رویت باری تعالیٰ اور کعبہ کی حقیقت کے سلسلے میں بھی بحث ہے۔ مولانا سواتی مدظلہٗ فرماتے ہیں؛ یہ رسالہ بھی عجیب بصیرت افروز ہے"۔

۱۰/ہ فتاوی شاہ رفیع الدین محدث دہلوی : سولہ فقہی و دیگر سوالات کے جواب، میں فارسی کا یہ مختصر مجموعہ فتاویٰ ہے۔ تمام جوابات نہایت تحقیق کے ساتھ دیے گئے ہیں۔ مولانا صوفی عبدالحمید سواتی صاحب نے تمام رسائل پر نہایت تحقیق کے ساتھ حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ آیات قرآنیہ، احادیث مقدسہ، بیانات و تحریرات علماء و فقہا کی تخریج اور

اشارات کی توضیح فرمائی ہے خصوصاً علوم ولی اللّٰہی وافادات خانوادۂ ولی اللّٰہی کی تخریج وتوضیح میں کمال جانکاہی کا ثبوت پیش فرمایا ہے جس سے ان رسائل کے افادہ وفیضان کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا ہے۔

۵۔ دمغ الباطل: حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کی یہ کتاب مسئلہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کی تحقیق میں ہے۔

۶۔ تفسیر آیۃ النور: یہ رسالہ اللّٰہ نور السّمٰوٰتِ والارض… الآیۃ کی تفسیر میں ہے

۷۔ مجموعہ رسائل فارسی؛ حضرت شاہ رفیع الدین کے فارسی زبان میں دس مختصر رسالوں کا مجموعہ ہے جو مولانا سواتی صاحب مدظلہ نے مرتب کرکے شائع کردیا ہے۔

آخر الذکر یہ تینوں رسالے خاکسار کی نظر سے نہیں گزرے یقین ہے کہ حضرت مولانا عبدالحمید سواتی صاحب نے ان کی ترتیب وتدوین میں بھی نہایت تحقیق اور ژرف نگاہی کا ثبوت دیا ہوگا۔

مولانا سواتی کے سامنے علوم وافادات ولی اللّٰہی کی تدوین واشاعت کے اور بھی کئی کام ہیں جو انشاء اللہ عنقریب اشاعت پذیر ہوں گی۔

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے صاحبزادگان رفیع الارکان کے افادات وعلوم ومعارف کی تدوین واشاعت کے سلسلے میں مولانا عبدالحمید سواتی مدظلہ کے جو کام اب تک سامنے آچکے ہیں انھوں نے ثابت کردیا ہے کہ حضرت صوفی صاحب کو امام ولی اللہ دہلوی اور ان کے خاندان سے خاص نسبت اور ان کے علوم ومعارف کا خاص ذوق ہے، اور ان میں ان کی نظر بہت گہری ہے۔ وہ علوم ومعارف ولی اللّٰہی کے محقق مدون ہیں اللہ نے انھیں اس دور میں ولی اللّٰہی علوم وافکار کی اشاعت کا واسطہ بنایا ہے ذالك فضل اللہ یوتیہ من یشاء مولانا سواتی صاحب ولی اللّٰہی انقلابی فکر کے مالک ہیں۔

ولی اللّٰہی مکتبہ فکر کی دیوبندی شاخ کے اور بھی کئی بزرگوں کی تالیفات کی اشاعت کی سعادت حضرت مولانا سواتی صاحب کے حصے میں آئی ہے مثلاً حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تصنیفات حجۃ الاسلام اور اجوبہ اربعین اور حضرت شیخ الاسلام

مولانا سید حسین احمد مدنی کے "خطبات صدارت شیخ الاسلام" اسی سلسلے کی مطبوعات ہیں۔

مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار

مولانا عبید اللہ سندھی اس دور میں امام ولی اللہ دہلوی کے سب سے بڑے شارح اور محقق تھے۔ موجودہ دور علوم ولی اللّٰہی کا دور ہے اور مولانا سندھی اس دور کے فاتح ہیں انھوں نے علوم ولی اللّٰہی کے مطالعے کا ذوق پیدا کیا ہے۔ امام دہلوی اور ان کے علوم و افکار کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے اور اہل علم و اصحاب بصیرت کو امام دہلوی کی طرف متوجہ کیا ہے۔ آج بہت سے اصحاب دانش کی زبانوں پر فلسفہ و حکمت ولی اللّٰہی کے الفاظ آتے ہیں اس کا سہرا حضرت سندھی کے سر ہے۔ مولانا سندھی پر اگرچہ کئی کام اس سے پہلے بھی انجام پا چکے ہیں لیکن مولانا سواتی صاحب کی یہ کتاب خاص توجہ کی مستحق ہے۔

یہ کتاب مولانا عبید اللہ سندھی کے خلاف پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے رفع اور ان کے علوم و افکار کے تعارف کی کوشش ہے اس سلسلے میں فاضل مؤلف مولانا عبد الحمید سواتی نے ضروری سمجھا کہ مولانا سندھی کے علوم و افکار کا ایک ایسا مستند مجموعہ تیار کر دیا جائے جو بجائے خود مولانا کے بارے میں الزام تراشیوں اور غلط فہمیوں کے رفع کا باعث ہو۔ اس طرح مولانا سندھی کے افادات علمیہ و دینیہ اور سیاسیہ کا ایک عمدہ مجموعہ تیار ہو گیا۔ مولانا سواتی صاحب نے مولانا سندھی کے افادات پر جا بجا خود بھی اظہار خیال فرمایا ہے جو نہایت فکر انگیز اور معلومات افزا ہے مولانا سندھی کے علوم و افکار کے تعارف میں یہ ایک مفید مجموعہ ہے۔

بعض مقامات پر مثلاً دیوبند سے مولانا سندھی کا اخراج اور تکفیر کے مسئلے پر یا سیاست میں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی اور مولانا اشرف علی تھانوی کے اختلاف کے باب میں مولانا سواتی کا رویہ رواداری پر مبنی ہے۔ رواداری معاشرتی اور تہذیبی زندگی کا حسن ہے لیکن تاریخ و سیاست میں اس کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ یہ ایک نہایت مہلک عمل ہے اور ہندوستان پاکستان کی تاریخ و سیاست میں مسلمانوں اور اسلام کے لیے اس کے مہلک نتائج سامنے آ چکے ہیں۔ کتاب میں شامل مولانا آزاد سے منسوب خط کی کوئی حقیقت نہیں۔

مولانا عبد الحمید سواتی مدظلہ کی یہ تمام تصنیفات و تدوینات ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے شائع ہوئی ہیں۔